دار الافتاء
مولانا مفتی مختار اللہ حقانی
مفتی جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

موبائل فونز میں ٹونز کی جگہ مقدس کلمات ریکارڈ کرنا

محترم مفتی صاحب۔ دار الافتاء دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرح متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ آج کل موبائل ٹونز کی جگہ پر بسم اللہ الرحمان الرحیم' اللہ اکبر اور اسی طرح دوسری قرآنی آیات ریکارڈ کی جاتی ہیں۔ فون آنے پر یہ کلمات موبائل سے پڑھے جاتے ہیں جس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ کوئی آپ سے باتیں کرنے کا خواہشمند ہے' میرے ایک دوست اس کو اچھا سمجھتے ہیں اور بہت سارے متدین حضرات کے موبائلز میں اس قسم کے کلمات نصب ہوتے ہیں۔ کیا موبائل میں ٹونز کی جگہ پر اس قسم کے کلمات ریکارڈ کئے جاسکتے ہیں اور ایسا کرنا واقعی مستحسن ہے؟ اگر نہیں تو پھر جن بعض مدارس کے ایکسچینج میں فون جانے کے بعد مطلوبہ نمبر تک رسائی کے دوران فون میں کلام پاک کی جو تلاوت ہوتی ہے اس کا کیا حکم ہے' کیا موبائل میں اس قسم کے کلمات ریکارڈ کرنا اسی طرح نہیں۔ دلائل سے جواب عنایت فرما کر مشکور فرمائیں۔

والسلام

دراز خان (ضلع کرک)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب وباللہ التوفیق

سائنسی ترقی کے اس دور نے جو بہت سارے جدید آلات ایجاد کئے ہیں ایک طرف تو ان سے سہولت اور آسانی پیدا ہو چکی ہے تو دوسری طرف انہوں نے بہت سارے نئے مسائل کو جنم لیا ہے۔ یہ بات مسلّم ہے کہ جدید آلات نہ بذات خود اچھے ہیں اور نہ قبیح اس کے حسن وقبیح کا معاملہ ان کے استعمال سے وابستہ ہے اگر ان آلات کو صحیح اور شریعت مقدسہ کے دائرہ میں رہتے ہوئے استعمال کیا جائے تو ٹھیک ورنہ غیر شرعی طریقہ سے اسکا استعمال موجب سزا و

ملامت ہے۔ ان آلات میں سے ایک آلہ موبائل فون بھی ہے۔ اور خصوصاً موبائل سیٹ' اس سیٹ نے بہت سارے مسائل پیدا کئے ہیں۔ مثلاً فون آنے کی اطلاع کے لئے اس سیٹ میں عام ٹونز کے علاوہ انسانی آواز' حیوانات کی آوازیں' گانے بجانے' بسم اللہ اور قرآنی آیات جیسے مقدس کلمات ریکارڈ کئے جاتے ہیں' اسی طرح اس کے ذریعے فلم وغیرہ بنائی جاتی ہے اور اسی طرح نماز کی حالت میں فون کی اطلاع آنے جیسے بہت سارے مسائل اس کے ذریعے پیدا ہوچکے ہیں' اس قسم کے مسائل میں سے ایک مسئلہ' موبائل فون پر فون آنے کی اطلاع کے لئے گھنٹی کی جگہ' قرآنی آیت' بسم اللہ' اور اللہ اکبر وغیرہ مقدس کلمات ریکارڈ کرنا ہے' اس وقت تقریباً ہر دین دار آدمی کے موبائل میں گھنٹی کی جگہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' یا اللہ اکبر یا دوسرے آیات قرآنی ریکارڈ ہیں مگر ایسا کرنا فقہاء کرام کی عبارات کی روشنی میں قابل توجہ ہے' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا مبارک نام بے حد عظمت و احترام والا ہے۔ اس نام کو محض ذکر و اوراد کے طور پر حصول ثواب کے لئے استعمال کیا جائے۔ اس کے علاوہ اس اسم مبارک کو اپنی ذاتی اغراض کی تکمیل کے لئے استعمال کرنا بہت ہی نامناسب امر ہے' قدیم اور متاخرین فقہاء کرام سب نے لفظ اللہ کو اپنے آمد کی اطلاع یا درس وغیرہ ختم کرنے پر متنبہ کرنے کے لئے استعمال کرنے کو مکروہ لکھا ہے۔

لما قال العلامة الحصكفي و قد كرهوا و الله اعلم ونحوه لأ علام ختم الدرس حين يقرر وقال العلامة ابن عابدينؒ (قوله لا علام ختم الدرس) اما اذا لم يكن اعلاماً بانتهائه لايكره لانه ذكر و تفويض بخلاف الاول لانه استعمله آلة وللاعلام ونحوه' اذ قال الداخل يا الله مثلاً ليعلم الجلاس بمجيئه ليهيئوا له محلاً ويوقروه' واذا قال الحارس لااله الا الله ونحوه ليعلم باستيقاظه فلم يكن المقصود الذكر (ردالمحتار ۶/۴۳۱) كتاب الخطر و الاباحة قبل كتاب الاحياء)

اور اسی طرح فتاوی هندیه میں ہے: من جاء الى تاجر ليشترى منه ثوبا فلما فتح التاجر الثوب سبّح الله تعالىٰ وصلى على النبى صلى الله عليه وسلم وعلىٰ اله وسلم اراد به اعلام المشترى جودة ثوبه فذلك مكروه

اور آگے مذکور ہے وعلى هذا يمنع اذا واحد من العظماء الى مجلس فسبح اوصلى على النبى صلى الله عليه وسلم واله واصحابه اعلاما بقدومه حتى يتفرج له الناس اويقوموا له ياثم (الفتاوى الهنديه ۵/۳۱۵)

بلکہ فقہاء کرام نے ہر ایسی جگہ تسبیح' تحمید اور تلاوت قرآن پاک سے منع کیا ہے جہاں بے ادبی کا خدشہ (خطرہ) ہو۔

فتاویٰ ہندیہ میں لکھا ہے کہ: الکلام منہ مایوجب أجرا کالتسبیح و التحمید و قراۃ القران و الاحادیث النبویۃ و علم الفقہ و قدیا ثم و قدیأثم بہ اذا فعلہ فی مجلس الفسق وھو یعلمہ لمافیہ من الاستھزاء و المخالفۃ لموجبہ (الفتاوی الہندیۃ ۳۱۵/۵)

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ جدید آلات میں ریکارڈ شدہ اسماء حسنیٰ اور آیات قرآنی کے بارے میں لکھتے ہیں' البتہ اگر باوجود آلہ تلھی نہ ہونے کے کوئی دوسرا عارض مانع جواز ہوگا تو اس عارض کے سبب پھر منع کیا جاوے گا' مثلاً قاری کو اجرت دینا یا مسمع (سنانے والا) یا مستمع (سننے والا) کا غیر طاعت کے قصد سے سننا یا سنانا جیسا کہ فقہاء نے تصریح فرمائی ہا کہ تاجر کا فتح متاع و فروخت کے لئے تجارتی سامان گاہک کو دکھانا ''کے وقت ترویج سلعہ یا ترغیب متشرین اپنے سامان کا چلتا کے لئے'' کی غرض سے درود شریف پڑھنا یا حارس (پاسبان ۱۲) کا ایقاظ نائمین (سونے والوں کو جگانے کے لئے ۱۲) کی غرض سے تحلیل کا جھر کرنا' لا الہ الا اللہ بلند آواز سے پڑھنا' ان سب عوارض کی وجہ سے ممانعت کا حکم کیا جاوے گا۔ (فتاویٰ امداد المفتین المشھر بفتاویٰ دارالعلوم دیوبند) ۲/ ۱۰۱۰' ۱۰۱۱)

اور یہ بات بالکل واضح ہے کہ موبائل میں اللہ کا نام یا قرآنی آیات صرف مخاطب کو خبردار کرنے کے لئے نصب کیا جاتا ہے کہ اس کو اس بات کا علم ہو جائے کہ اس سے کوئی بات کرنا چاہتا ہے' اس سے لفظ اللہ کی عظمت اور مقصود نہیں ہوتا بلکہ صرف اطلاع مقصود ہوتا ہے جبکہ لفظ اللہ کو ذکر اللہ کے علاوہ دوسرے مقاصد کیلئے استعمال کرنا ایک مذموم حرکت ہے۔

اس قسم سے ملتا جلتا ایک سوال حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم لاجپوریؒ سے کہ جس گھنٹی کے بٹن دبانے پر اللہ اکبر کی آواز نکلے گھر یا آفس میں استعمال کرنے کے بارے میں ایک استفسار کیا گیا تو انہوں نے جواب دیتے ہوئے لکھا ہے۔

الجواب: حامداً و مصلیاً صورت مسؤلہ میں اس گھنٹی کا استعمال جائز نہیں۔ اس میں اللہ عزوجل کے مبارک اور بے حد قابل عظمت نام کو کسی کو اپنے آنے کی خبر دینے یا کسی کو بلانے کے لئے استعمال کرنا لازم آتا ہے۔ اور یہ جائز نہیں گناہ کا کام ہے اس کے اس طرح استعمال سے اللہ تعالیٰ کے پاک اور مبارک نام کی توہین ہے لہذا گھر یا آفس میں اسے استعمال نہ کیا جائے' اللہ کا مبارک نام خالص ذکر الٰہی کی نیت اور ارادہ سے لینا چاہیے' اپنی کوئی دنیاوی غرض پوری کرنے کے لئے اس مبارک نام کو استعمال کرنا بہت ہی نامناسب اور ایمانی غیرت کے منافی ہے۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص لوگوں کو اپنی آمد کی خبر دینے کے لئے یا اللہ کہے تو یہ مکروہ اور جیسے کوئی شخص سبق ختم ہونے کی خبر دینے کے لئے واللہ اعلم کہے تو یہ بھی مکروہ ہے یا کوئی چوکیدار زور سے لا الہ الا اللہ پڑھے اور اس سے اس کا مقصد اپنے بیدار ہونے کی خبر دینا ہے تو یہ مکروہ ہے۔ (فتاوی رحیمیہ ۱۰/ ۲۳۷) متفرقات خطرہ والاباحۃ)

لہذا فقہاء کرام کے مذکورہ عبارات کی روشنی میں معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا پاک نام یا دیگر قرآنی آیات ذکر

الٰہی کے علاوہ دیگر مقاصد واغراض کے لئے استعمال کرنا مکروہ ہے‘ چونکہ آج کل موبائل سیٹوں میں دیگر ٹونز کی جگہ لوگ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا اللہ اکبر یا دوسری کوئی قرآنی آیت اس لئے ریکارڈ کرتے ہیں کہ فون آنے پر اس کو اطلاع ہو کہ کوئی اس سے بات کرنے کا خواہشمند ہے‘ چونکہ وہ غرض ذکر الٰہی کا نہیں بلکہ اس سے مقصد صرف فون آنے کی اطلاع دینا ہے‘ اسلئے موبائل فون میں گھنٹی اور دیگر ٹونز کی جگہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم‘ اللہ اکبر یا دوسرے قرآنی آیات ریکارڈ کرنا مکروہ ہے یہ اسم الٰہی کی بے ادبی ہے۔ اس سے بچنا مذہبی ذمہ داری ہے۔ البتہ اس کی جگہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ الخ ریکارڈ کرنا زیادہ مناسب ہے۔ اس لئے کہ السلام علیکم کی وضع دعائیہ کلمات ہونے کے ساتھ ساتھ اعلام کے لئے بھی ہے۔ علامہ حصکفیؒ اور علامہ ابن عابدینؒ نے لکھا ہے کہ اگر لوگ کھانا کھا رہے ہوں اور دوسرا شخص ان کے ساتھ کھانا کھانے کا خواہشمند ہو تو ان کو السلام علیکم کے ذریعے کھانے میں شرکت کی اطلاع دے سکتا ہے۔ ورنہ ویسے کھانے والوں کو سلام کرنا منع ہے۔

كما قال الحصكفيؒ ودع اكلا الااذا كنت جائعاً. وتعلم منه انه ليس يمنع (الدر المختار /على صدر رد المختار) ۶۱۷/۱)

وقال ابن عابدينؒ وفي وجيز الكردري مرعلى قوم يأكلون ان كان محتاجاً وعرف أنهم يدعونه سلم والافلا. وهذا يقضي بكراهة السلام على الاكل مطلقاً الافيما ذكره (ردالمحتار ۵۹۵/۹ مكتبة امدادية ملتان)

اس لئے قرآنی آیات اور اسماء حسنیٰ کے بجائے موبائل فون میں السلام علیکم ریکارڈ کیا جائے‘ یا اس جیسے دوسرے کلمات جو عربی زبان کے ہوں دوسری زبانوں میں ہوں اور ان سے اطلاع کا حصول ہو سکے‘ چاہے نثر ہو یا نظم یا پرندے وغیرہ کی آواز ریکارڈ کئے جائیں۔ یا عام سیمپل (سادہ) گھنٹی ریکارڈ کی جائے مگر ساز والی گھنٹی یا گانے میوزک ریکارڈ کرنے سے لازمی اور ضروری اجتناب کریں‘ اس لئے کہ گانے اور نغمات سوز وساز شرعاً حرام ہیں۔ جہاں تک اس کو ایکسچینج میں ریکارڈ شدہ تلاوت کلام پاک پر قیاس کر کے‘ جائز بلا کراہت کہنے کا تعلق ہے تو یہ قیاس درست نہیں‘ اس لئے ایکسچینج میں ریکارڈ شدہ آلات میں تلاوت سے اعلام واطلاع مقصود نہیں ہوتا بلکہ خبر پہلے سے گھنٹی کی آواز سے ہو چکی ہوتی ہے‘ یہ البتہ مطلوبہ نمبر تک رسائل کے لئے قرآن کی تلاوت یا دوسرے مزاحیہ کلام سنایا جاتا ہے تا کہ فون کرنے والا انتظار کے دوران مشغول رہے‘ اور اس کی حیثیت اس تلاوت کی طرح ہے جو ریڈیو‘ ٹیپ ریکارڈ یا ٹی وی کے ذریعہ سنائی جاتی ہے‘ مفتی اعظم مفتی محمد شفیعؒ ریڈیو پر تلاوت قرآن کے بارے میں لکھتے ہیں اس لئے یہ صحیح ہے کہ اس کو آلات لہو وطرب کے حکم میں داخل نہیں کیا جا سکتا اور ریڈیو کی جس مجلس میں تلاوت ہوتی ہے وہ مجلس بھی لہو ولعب اور

لغو چیزوں سے الگ ہوتی ہے اس لئے اس پر تلاوت قرآن فی نفسہ جائز ہے۔ (آلات جدیدہ ۱۶۱)
اس لئے اس پر موبائل ٹونز کی جگہ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ' اللہ اکبر یا دوسرے آیات کے نصب کو اس پر قیاس نہیں کیا جاسکتا' کیونکہ احکام کا ترتب مقاصد پر ہوتا ہے۔ الامور بمقاصدھا (شرح المجلد)

جناب مفتی صاحب' دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔
گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج مردان سے ایک سالانہ رسالہ ''شفق'' شائع ہوتا ہے اس میں ایک صاحب نے امام اعظم ابوحنیفہؒ کی کنیت کے بارے میں ایک مضمون لکھا ہے جس میں مضمون نگار نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ جس سے معلوم ہوتا کہ امام صاحب اپنی کنیت ایک خاص شرط کی وجہ سے اپنی بیٹی کے نام رکھی ہے' مضمون کی فوٹو کاپی لف ہے۔ برائے مہربانی اس بارے میں حقیقت حال سے آگاہ فرمائیں۔ کیا یہ واقعہ درست ہے' اور کیا اسی وجہ سے امام صاحبؒ اپنی کنیت رکھی تھی یا نہیں۔ اور امام صاحبؒ کی بیٹی تھیں یا نہیں۔ ہم نے سنا ہے کہ امام صاحبؒ کا صرف ایک بیٹا تھا کیا یہ صحیح ہے؟

دعاؤں کا طلب گار

واحد میر (ہوتی مردان)

الجواب باللہ التوفیق

امام اعظم ابوحنیفہؒ کی کنیت کے بارے میں مختلف روایات کتابوں میں مذکور ہیں۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کی ایک لڑکی تھی جس کا نام حنیفہ تھا۔ تو اس نام کی وجہ سے آپ کی کنیت ابوحنیفہ مشہور ہوگئی۔ مگر اس روایت کو صاحب الخیرات الحسان علامہ ابن حجر مکیؒ نے رد فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ لیس لہ ذکر و لا انثی غیر حماد (الخیرات الحساس) آپ کی کوئی بیٹی نہیں تھیں اور نہ حماد کے علاوہ کوئی بیٹا تھا۔ اسی طرح علامہ خوارزمی اور دوسرے محققین سے بھی یہی روایت ہے کہ امام صاحب کے یہاں صرف ایک لڑکا تھا جس کا نام حماد ہے' اس کے علاوہ کوئی دوسری اولاد نہیں۔ (تذکرہ النعمان اردو ص ۷۳)
بعض لوگ کہتے ہیں کہ عراقی زبان میں حنیفہ دوات کو کہتے ہیں' چونکہ امام صاحب ہر وقت اپنے ساتھ دوات رکھتے تھے' قلم اور دوات سے آپ کا گہرا لگاؤ تھا۔ اس لئے آپ کو ابوحنیفہ کہا جانے لگا۔ (تاریخ بغداد ۳۴۷/۱۳ بحوالہ مکانۃ الامام ابی حنیفہ بین المحدثین ص ۳۹) مگر یہ قول محض قیاسی رائے ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ